بلوچستان میں تذکرہ صحابہ وتابعین

Balochistan main Tazkara *Ṣaḥābah* o *Tabi'īn*

Dr. Abdul Fareed Brohi*
Dr. Shahzad Channa**

Abstract

Balochistan is the largest province of Pakistan, spreads over a 347,190 Sq.Kms forming 43% of the total area of Pakistan. Geographically it is one of the important provinces of Pakistan.Islam reached this area in the 1st century of Hijrah during the last era (23rd Hijri/644 CE) of Hazrat Umar (R.A), when the Islamic forces were offering jihad in Kirman, the region of Iran, under the command of Ameer Basra, Hazrat Abu Musa Ashari(R.A) and Ameer Bahrain Hazrat Usman bin Abi-Alas(R.A). Hazrat Usman bin Abi-Alas sent a force to Makran (Balochistan) under the command of his brother Hazrat Hakam bin Abi-Alas, which got great achievements. After the conquest of Makran, a series of victories started which continued in the period of Hazrat Usman, Hazrat Ali and in the period of Umayyad caliphate. A large number of the Companions of the Prophet (*Sahaba)* and *Tabaeen* came here. Some of them were martyred and buried here. There are many of their graves in different parts of Balochistan. Different tribes came under the umbrella of Islam which has a great effect on their lives, culture and civilization. This paper is an attempt to explore the efforts of the early Muslims who came here and spread the message of Islam in the areas which are now in the present day Pakistan.

Keywords*:* Balochistan, Islam, Sahaba, Tabaeen, Makran

رقبہ کے لحاظ سے پاکستان کے سب سے بڑے صوبہ بلوچستان کو ماضی بعید سے ہی سیاسی، فوجی اور دفاعی اہمیت حاصل رہی ہے۔ برصغیر پر حملہ آور ہونے والے اکثر جنگجوؤں اور مہم جوؤں کا گزر اسی خطے سے ہوتا تھا۔ ہندوستان میں آریاؤں کی آمد بھی اسی راستے سے ہوئی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ آریا ہندوستان میں بلوچستان کی طرف سے آئے ہوں گے۔ بلوچستان کے علاقے ژوب میں دو ہزار قبل مسیح کے قریب آریاؤں کی لوٹ مار اور اس علاقے کی تباہی و بربادی کے آثار ملتے ہیں۔[1]

اس خطے کے تعلقات اور روابط مغربی اور وسطی ایشیا سے استوار تھے۔ دفاعی، تجارتی معاشرتی، معاشی، سیاسی اور تمدنی حیثیت سے اس علاقہ کو خاص اہمیت حاصل تھی۔ ماضی میں دوسرے علاقوں سے اس خطے کے روابط اور تعلقات کے چار راستے تھے۔ اہم ترین راستہ درہ بولان، دوسرا راستہ دڑّہ مولا، (جو قلات کے پاس ہے) تیسرا راستہ لسبیلہ اور مکران کا بری راستہ اور چوتھا بحری راستہ ہے۔ ان گزرگاہوں سے جو حملہ آور بھی گزرا اس نے اپنے اثرات یہاں ضرور چھوڑے ہیں۔ بلوچستان کی تہذیب و ثقافت پر ان کے نقوش اب تک موجود ہیں۔ مہر گڑھ کے مقام سے قدیم تہذیب کے آثار سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔ آریوں بلکہ دراوڑوں سے بھی بہت پہلے دریائے بولان پر مہر گڑھ کے قریب اولین

* Assistant Professor, International Islamic University, Islamabad.
Email: abdul.fareed@iiu.edu.pk
** Assistant Professor, International Islamic University, Islamabad.
Email: shahzad.channa@iiu.edu.pk https://orcid.org/0000-0003-4869-3208

تہذیب کے آثار ملتے ہیں جو چھ ہزار قبل مسیح یعنی پتھر کے دور سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ تہذیب مختلف مراحل سے گزرتی ہوئی تین ہزار قبل مسیح کے قریب روبہ زوال ہوئی۔اپنی جغرافیائی اہمیت اور محل وقوع کی وجہ سے یہ خطہ دنیا کے حساس ترین علاقوں میں شمار ہوتا ہے۔

بلوچستان میں مسلمانوں کی آمد

دور رسالت ﷺ میں بلوچستان میں مسلمانوں کی آمد اور اسلام کی اشاعت کے بارے میں کوئی تاریخی شہادت موجود نہیں۔البتہ آنحضرت ﷺ نے اس خطہ کے جغرافیہ سے واقفیت ضرور حاصل کی تھی۔ کیونکہ اسلام سے قبل اور بعد کے ادوار میں عربوں کے اکثر تجارتی قافلے جنوبی ایشیاء میں تجارت کے لیے بلوچستان کے ذریعے آمد و رفت رکھتے تھے۔ جب اسلام پھیلا تو اس علاقہ کے لوگ بھی دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ یہاں کے افراد کے عربوں سے تعلق اور اس حقیقت کے بارے میں سید سلیمان ندوی لکھتے ہیں۔

''روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے آنحضرتؐ کے ساتھ ایک خاص شکل وصورت کے لوگوں کو دیکھا جن کی نسبت انہوں نے یہ بتایا کہ ان کا چہرہ جاٹوں کی طرح تھا اس سے معلوم ہوا کہ اہل عرب چھٹی صدی عیسوی میں بھی جاٹوں سے واقف تھے۔''[2]۔ چونکہ بلوچستان اور سندھ کے کچھ حصوں پر قدیم فارس کا قبضہ رہا ہے اور یہاں کے مقامی لوگ کسریٰ کے جنگی دستوں میں شامل تھے اس بناء پر عربوں نے بھی ان جنگی دستوں میں جاٹوں کا ذکر کیا ہے۔ احادیث کی کتابوں میں اس خطہ کا براہ راست تذکرہ تو نہیں ملتا البتہ سندھ اور ہندوستان کے ذکر کے ضمن میں ان کا تذکرہ موجود ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ہندوستان میں جہاد کرنے کی پیشین گوئی فرمائی تھی اور شریک ہونے والے گروہوں کو دوزخ سے محفوظ رہنے کی بشارت دی تھی[3]۔ عملاً اس جہاد کی ابتداء خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک دور میں سب سے پہلے صوبہ بلوچستان کے علاقہ مکران میں ہوئی۔اس جہاد کے حوالے سے درج ذیل تین احادیث شیخ الاسلام امام ابوعبدالرحمن نسائی رحمۃ اللہ علیہ کی سنن نسائی ''باب غزوۃ الہند'' میں شامل ہیں۔ پہلی دو احادیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بذات خود اس جہاد میں شرکت کرنے اور شہادت کے متمنی تھے۔ مسند امام احمد میں بھی یہ حدیث شامل ہے۔ پہلی حدیث یوں ہے:

اخبرنا احمد بن عثمان بن حکیم قال حدثنا زکریا بن عدی قال حدثنا عبیداللہ بن عمرو و عن زید بن ابی انیسة عن سیارح قال و انبانا ھشیم عن سیار عن جبر بن عبیلة و قال عبیداللہ عن جبیر عن ابی ھریرة قال وعدنا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم غزوة الھند فان ادرکتھا انفق فیھا نفسی وما لی فان اقتل کنت من افضل الشھداء وان ارجع فانا ابوھریرة المحرر[4]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے وعدہ فرمایا تھا کہ ہندوستان میں مسلمان جہاد کریں گے تو اگر وہ جہاد میرے سامنے ہوا تو میں اپنی جان اور مال کو اس میں خرچ کروں گا اگر مارا جاؤں گا تو سب سے افضل شہیدوں میں داخل ہوں گا اور جو زندہ رہوں گا تو میں وہ ابوہریرہ بنوں گا جو جہنم کے عذاب سے آزاد کر دیا گیا ہے۔

دوسری حدیث کے الفاظ بھی اسی طرح ہیں صرف راویوں میں فرق ہے وہ حدیث یہ ہے:۔

حدثنی محمد بن اسماعیل بن ابراهیم قال حدثنا یزید قال و انبانا هثیم قال حدثنا سیار ابو الحکم عن جبر بن عبیدة عن ابی هریرۃء قال وعدنا رسول الله صلی الله علیه وسلم غزوة الهند فان ادرکتها انفق فیها نفسی ومالی وان قتلت کنت افضل الشهداء وان رجعت فانا ابوهریرة المحرر[5]

تیسری حدیث میں ہندوستان میں جہاد کرنے والے گروہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ شامل ہونے والے لوگوں کو جہنم سے نجات کی خوشخبری دی گئی ہے۔ اسے امام طبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی معجم الکبیر میں سند جید کے ساتھ روایت کی ہے۔ اس کے راوی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں حدیث کے الفاظ یوں ہیں:

اخبرنی محمد بن بن عبدالله بن عبدالرحیم قال حدثنا اسد بن موسیٰ قال حدثنا بقیة قال حدثنی ابوبکر الزبیدی عن اخیه محمد بن الولید عن لقمان بن عامر عن عبدالاعلیٰ بنعدی البهر انی عن ثوبان مولی رسول الله صلی الله علیه وسلم عصابتان من امتی احرزهما الله من النار عصابة تغز والهند و عصابة تکون مع عیسی بن مریم علیهما السلام[6]

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو غلام تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں دو گروہ ہوں گے جنھیں اللہ دوزخ سے بچائے گا، ایک ان میں جہاد کرے گا ہندوستان میں اور دوسرا ہوگا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ۔"

یہ وہ دور تھا جب بلوچستان برصغیر ہندوستان کا ایک حصہ تھا اور یہاں ہندو راجاؤں کی حکومت تھی۔ ایک روایت کا ذکر قاضی اطہر مبارک پوری یوں کرتے ہیں۔

"رسول ﷺ نے ہندوستان میں جہاد کرنے کی پیشین گوئی فرماتے ہوئے اس میں شریک ہونے والوں کو نار جہنم سے مامون اور محفوظ ہونے کی بشارت دی۔"[7]

لیکن نبی کریم ﷺ کے دور اطہر میں مسلمانوں نے اس علاقے کا رخ نہیں کیا تھا اور اس وقت تک بلوچستان پر باقاعدہ فوج کشی نہیں ہوئی تھی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت راشدہ میں مسلمان افواج نے مکران فتح کیا۔ حضرت فاروق اعظم کے حکم پر حکم بن عمرو نے مکران پر حملہ کیا۔ اس حملے کے بعد مکران پر مسلمانوں کا قبضہ ہوگیا تھا۔[8] اس سے قبل مکران (بلوچستان) پر مسلمانوں کے جو حملے ہوئے وہ جزوی اور عسکری حکمت عملی کے تحت تھے۔ لیکن مکران حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں فتح ہوا۔ اسی دور میں اس خطہ میں اشاعت اسلام کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ اس طرح بلوچستان میں آباد ایک بڑی تعداد میں لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ یہاں پر آباد قوموں کا اسلام پر ایمان لانا اور اسے ابھی تک اپنی زندگیوں میں ایک تواتر کے ساتھ قائم رکھنا اچھنبے کی بات نہیں۔ کیونکہ ان اقوام میں بعض ایسی صفات قبل از سلام موجود تھیں۔ جو اسلام کی تعلیمات سے مطابقت رکھتی تھیں لہٰذا انہیں دین اسلام پر ایمان لانے میں کچھ زیادہ دیر نہیں لگی۔

بلوچستان میں صحابہ کرام وتابعین عظام

فتوحات اسلامی کا یہ سلسلہ خلیفہ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور خلیفہ چہارم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ادوار اور ان کے بعد تک جاری رہا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں مکران اور سندھ پر بھرپور فوج کشی ہوئی اور شاندار فتوحات نے اسلامی فوجوں کا استقبال کیا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آخری دور خلافت میں حارث بن مرہ عبدی نے بہت بھاری جمعیت کے ساتھ قندابیل وقیقان وغیرہ کو فتح کیا حتیٰ کہ ایک دن میں ایک ہزار قیدیوں کو اپنی فوج میں تقسیم کیا۔[9] الغرض خلافت راشدہ میں یہاں بارہ غزوات کا ذکر ملتا ہے جن میں غالب گمان یہ کہ کئی ہزار صحابہ اور تابعین تشریف لائے مگر تاریخ میں چند ناموں کی صراحت ہے۔ اسی لیے سرزمین بلوچستان کے کئی مقامات کو صحابہ کرام اور تابعین عظام کی قدم بوسی کا شرف نصیب ہوا اور ژوب، قلات اور خضدار کے مقامات پر صحابہ کی قبریں موجود ہیں۔[10] اس مقدس ترین دور میں کتنے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین بلوچستان تشریف لائے اس بارے میں مکمل معلومات میسر نہیں۔ غالب گمان یہ ہے کہ ان کی ایک بڑی تعداد یہاں آئی ہوگی۔ ان میں سے چند صحابہ وتابعین کا مختصر تذکرہ درج ذیل ہے:

1۔ حضرت حکم بن ابوالعاصی ثقفی رضی اللہ عنہ

آپ مشہور صحابی حضرت عثمان بن ابوالعاصی ثقفی کے بھائی اور خود بھی صحابی تھے۔ والدہ کا نام فاطمہ بنت عبداللہ بن ربیعہ ہے اور کنیت روالمالک ہے۔ حضرت الحکم رضی اللہ عنہ کا تعلق قبیلہ بنو ثقیف کی شاخ بنومالک سے تھا۔ اسی نسبت سے ثقفی کہلائے۔ آپ کا شجرہ اس طرح سے ہے: حضرت ابوعبداللہ حکم بن ابوالعاصی بن بشر بن عبدالرحمن بن عبداللہ بن ابان بن یسار بن مالک بن (قیس ثقیف) ثقفی۔ 9ھ میں بنو ثقیف کے ساتھ ایمان لائے۔[11] آپ احادیث نبوی ﷺ کے راوی بھی ہیں۔ اپنے بھائی حضرت عثمان ثقفی کی طرف سے بحرین کی گورنری سنبھالی اور ایران وعراق میں اسلامی فتوحات کیں اپنی قیادت میں فدائیان اسلام کی ایک جماعت لے کر 15ھ میں تھانہ بھروچ آئے تھے۔ آپ کا شمار باصلاحیت سپہ سالاروں کے علاوہ مشہور علماء محدثین میں ہوتا ہے۔ آپ سے مرفوع احادیث مردی ہیں آپ کا انتقال 45ھ میں بصرہ میں ہوا۔[12]

2۔ حضرت سہل بن عدی خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ

حضرت سہل (بعض نے سہیل بھی لکھا ہے) کا شمار کبار صحابہ میں ہوتا ہے۔ سہل بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوہ بدر میں بھی شامل تھے۔ غزوہ احد میں نہ صرف آپ خود شامل تھے بلکہ آپ کے تین بھائی حضرت ثابت،، حضرت عبدالرحمان اور حضرت حارث رضی اللہ عنہ بھی اس غزوہ میں شریک تھے۔ مکران کی جنگ میں اسلامی لشکر کے ہراول دستے میں شامل تھے۔[13]

3۔ حضرت عاصم بن عمرو تمیمی رضی اللہ عنہ

عاصم بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشہور صحابی حضرت قعقاع بن عمرو تمیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھائی اور خود بھی ایک جلیل القدر صحابی ہیں۔ عربی کے بلند پایہ شاعر اور ایک مشہور سپہ سالار تھے۔ میدان جنگ میں فیصلہ کن اور نمایاں کردار ادا کرتے رہے۔ عراق کی فتح میں

حضرت خالد رضی اللہ عنہ بن ولید کی قیادت میں نمایاں کردار ادا کیا۔ ہلمند کا مغربی علاقہ آپ کے ہاتھوں فتح ہوا۔ مکران، خاران اور سندھ کی مہمات میں حصہ لیا۔[14]

4۔ حضرت صحار بن عبا سعبدی رضی اللہ عنہ

آپ کی کنیت ابو عبدالرحمن ہے۔ 8ھ بمطابق 630ء میں آپ دربار رسالت ﷺ میں حاضر خدمت ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں مستقل طور پر بصرہ میں جائے سکونت اختیار کی۔ حضرت صحار رضی اللہ عنہ بہت بڑے مبلغ، خطیب اور مقرر تھے۔ آپ کو احادیث روایت کرنے کا شرف بھی حاصل ہے۔ بلوچستان کے جغرافیائی حالات سے آپ بخوبی واقف تھے۔ وادی کیچ اور مکران کی فتح کی اطلاع خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک آپ نے پہنچائی اور اس موضوع پر کافی تفصیلات بھی فراہم کیں۔ اس فتح کی اطلاع دینے کے لیے حضرت حکم ابن عمرو ثعلبی نے حضرت صحار عبدی کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا۔ حضرت حکم ابن عمرو ثعلبی نے دریائے سندھ عبور کر کے ہندوستان میں مزید پیش قدمی کرنے کی اجازت چاہی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت صحار بن عبدی سے اس مملکت کی کیفیت دریافت کی تو انہوں نے کہا کہ اس کے میدان پہاڑ ہیں۔ پانی کی بڑی قلت ہے۔ کھجور ادنی قسم کی ہوتی ہے۔ دشمن بہادر ہے اس میں خیر بہت کم ہے مگر شر بے انتہا ہے ایک بڑی فوج چھوٹی معلوم ہوتی ہے۔ اور چھوٹی فوج کا خاتمہ ہو جائیگا۔ اس کے آگے بدتر حالات کا سامنا ہوگا۔ اس بیان کو سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمان فوجوں کو مزید پیش قدمی سے منع کیا چنانچہ مسلم افواج نے دریائے سندھ پار نہیں کیا۔[15]

5۔ حضرت ربیع بن زیاد حارثی مذحجی رضی اللہ عنہ

صحابی رسول ﷺ حضرت ربیع بن زیاد کا تعلق قبیلہ مزحج کی شاخ بنی حارث بن کعب سے تھا۔ نہایت نیک اور متواضع بزرگ تھے۔ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ تم لوگ مجھے ایسے انسان کے بارے میں بتاؤ جو امیر ہو کر عوام میں یوں ملا جلا رہے جیسے امیر نہیں ہے، اور جب امیر نہ ہو تو ان میں یوں رہے جیسے امیر ہے۔ لوگوں نے کہا کہ ہمارے علم میں ربیع بن زیاد حارثی کے علاوہ اور کوئی شخص ایسا نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی تصدیق کی۔ انہوں نے خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں سندھ اور مکران کے معرکوں میں حصہ لیا۔[16]

6۔ حضرت نسیر بن وسیم بن ثور عجلی رضی اللہ عنہ

حضرت نسیر کا تعلق بحرین میں ایک قبیلے بنو بکر بن وائل کی شاخ بنو عجل سے تھا۔ نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ میں موجود تھے۔ واشاعت اسلام کی خاطر کفار سے بھرپور انداز میں جنگیں لڑیں۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں مرتدین اسلام سے ہونے والی جنگوں میں آپ شریک تھے۔ عہد فاروقی میں بے شمار مہمات میں حصہ لیا اور فتوحات حاصل کیں۔ جس میں قادسیہ کی مہم نمایاں ہے۔ اس کے علاوہ دیگر مہمات میں سے ایک مکران کی مہم بھی شامل تھی۔ اس موقع پر آپ اسلامی فوج کے مقدمۃ الجیش کے امیر تھے۔[17]

7۔ حضرت حکم بن عمرو بن مجدع ثعلبی غفاری رضی اللہ عنہ

حضرت حکم بن عمرو جلیل القدر صحابی رسول تھے۔ آپ کے بارے میں ابن سعد نے لکھا ہے کہ حکم بن عمر رضی اللہ عنہ مستقل طور پر رسول اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں رہا کرتے تھے۔ نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد مدینہ سے بصرہ چلے گئے۔ 23ھ میں خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آپ کو امیر عسا کر بنا کر مکران (بلوچستان) کی مہم پر بھیجا۔ جو آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں فتح ہوا۔ اسی بناء پر آپ فاتح مکران کہلاتے ہیں۔ مکران کے مفتوحہ علاقہ سے بے پناہ مال غنیمت حاصل ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابی اور صف اول کے فاتحین میں سے تھے۔[18]

8۔ حضرت عبداللہ بن عمیر اشجعی رضی اللہ عنہ

آپ کا نام عبداللہ اور کنیت ابن عمیر تھا۔ آپ کا شمار محدثین مدینہ میں ہوتا ہے۔ احادیث خود نبی کریم ﷺ سے سن کر روایت کی ہیں۔ محدثین کے نزدیک ان کا شمار علماء مدینہ میں ہوتا ہے۔ احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی درس وتدریس کے علاوہ فوجی مہمات میں بھی بھر پور انداز میں شامل ہوتے تھے۔ 23 ہجری میں مکران اور خاران (بلوچستان) کی مہمات میں بھی آپ شریک تھے۔ ان منظم فوجی مہمات میں عبداللہ بن عمیر رضی اللہ عنہ نے شاندار خدمات انجام دیں۔

9۔ حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عتبان رضی اللہ عنہ

آپ کا تعلق انصارِ مدینہ کے قبیلہ بن جلد سے تھا۔ آپ جلیل القدر صحابی ہیں۔ انہیں نبی کریم ﷺ سے احادیث روایت کرنے کی سعادت حاصل رہی ہے۔ ان کی قابلیت اور صلاحیت دیکھ کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کوفہ امارت کے زمانہ میں حضرت عبداللہ کو اپنا نائب مقرر کیا۔ 21ء میں آپ کو کوفہ کا عامل مقرر کیا گیا۔ آپ نے جنگ نہاوند میں زبردست معرکہ آرائی کی۔ اس جنگ میں ایرانی سپہ سالار شہریار مارا گیا۔ 23ھ میں ایک جماعت نے حضرت حکم بن عمرو ثعلبی کی امارت میں مکران کو فتح کیا۔ معرکہ مکران میں بھی آپ اپنی فوج کے ہمراہ بروقت امداد کے لیئے پہنچے۔ اس طرح آپ فتح مکران میں شامل رہے۔

10۔ حضرت مجاشع بن مسعود سلمی رضی اللہ عنہ

حضرت مجاشع رضی اللہ عنہ صحابی رسول اللہ ﷺ تھے۔ ان سے احادیث بھی مروی ہیں۔ ان کی روایات صحیحین وغیرہ میں موجود ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کی روایات امام ترمذی نے اپنی کتابوں میں بھی نقل کی ہیں۔ خلافت راشدہ کی فتوحات میں آپ کا بڑا حصہ ہے۔ ان کو فاتح بلوچستان بھی کہا جاتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی فتوحات کے بعد مسلمان بلوچستان میں مستقل طور پر آباد ہو گئے۔[19]

11۔ حضرت عبدالرحمان بن سمرہ قرشی رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو سعید اور ابن سمرہ ہیں۔ زمانہ جاہلیت کا نام عبدالکعبہ تھا۔ 8ھ میں فتح مکہ کے موقع پر ایمان لائے تو خود نبی کریم

ﷺ نے آپ کا نام عبدالرحمن رکھا۔ آپ رضی اللہ عنہ بڑے حوصلہ منداور زبردست سپہ سالار تھے۔ غزوہ تبوک میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے۔۔35ھ(656ء) میں خراسان کے حاکم نے بلوچستان کے علاقہ خاران کو فتح کرکے سیستان میں ملادیا۔اور حضرت عبدالرحمان بن سمرہ کو وہاں کا گورنر مقرر کیا۔ اس کے بعد حضرت ابن سمرہ نے قلات کو فتح کیا۔ ان دنوں یہاں ایک مندر زوراک نامی تھا۔ براہوئی زبان میں زور آور کے لیے 'زوراک' کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ اس میں ایک طلائی بت تھا جس کی آنکھیں یاقوت کی تھیں۔ حضرت عبداللہ بن سمرہ نے اس بت کے دونوں ہاتھ کاٹ ڈالے اور آنکھیں نکال کر مندر کے مجاور سے کہا یہ چیزیں لے لو میرا مقصد صرف اس قدر تھا کہ تمہیں بتاؤں کہ یہ بت نہ اپنی حفاظت کر سکتا ہے اور نہ کسی کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔[20]

12۔ حضرت عمیر بن عثمان بن سعد رضی اللہ عنہ

حضرت عمیر بن عثمان رضی اللہ عنہ اصحاب رسول اللہ ﷺ میں سے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں فارس اور مکران کے امیر تھے۔ مملکت اسلامی میں بصرہ کی گورنری پر بھی فائز رہے۔ حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے بلوچستان کی اہم مہمات میں حصہ لیا۔ حضرت عثمان نے عمیر بن عثمان بن سعد کو خراسان کا امیر بنایا تو انہوں نے خراسان سے فرغانہ تک کے تمام علاقے فتح کیے۔ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 29ھ میں نئے انتظام کے تحت عبداللہ بن عامر بن کریز کو بصرہ کا حاکم بنا کر اور عبید اللہ بن معمر کو مکران سے ہٹا کر فارس کی امارت پر روانہ کیا اور ان کی جگہ مکران میں عمیر بن عثمان بن سعد کو متعین کیا۔[21]

13۔ حضرت حُکیم بن جبلہ العبدی رضی اللہ عنہ

حضرت حُکیم بلند پایہ عالم تھے۔ آپ کی صحابیت کے بارے میں اختلاف ہے۔ کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کا زمانہ پایا لیکن نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد اسلام قبول کیا۔ آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں مکران کو دوبارہ فتح کیا۔ باغیوں نے یہ علاقہ سندھ میں شامل کر لیا تھا۔ بلوچستان میں قاضی کے منصب پر بھی فائز تھے۔ آپ سندھ بلوچستان کے سب سے پہلے قاضی ہیں بعد میں آپ رضی اللہ عنہ بصرہ میں مقیم ہوگئے۔[22]

14۔ حضرت عبید اللہ بن معمر بن عثمان قرشی تیمی رضی اللہ عنہ

آپ کا شمار اصاغر صحابہ کرام میں ہوتا ہے۔ بنی کریم ﷺ کی وفات کے وقت آپ رضی اللہ عنہ کی عمر دس برس تھی۔ نبی کریم ﷺ سے احادیث روایت کی ہیں۔ علماء مدینہ میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔ متعدد بار اسلامی لشکر میں شامل ہوئے اور جنگوں میں حصہ لیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں آپ کو ایک فوجی دستہ کا امیر مقرر کیا گیا۔ یہ اسلامی لشکر مکران کی مہم پر گیا اور ان علاقوں میں شاندار فتوحات حاصل کیں۔ بعد میں آپ فارس کے امیر بنائے گئے وہاں عوام کی بغاوت فرو کرتے ہوئے آپ شہید ہوئے۔ مکران سے دریائے سندھ کے مغربی کنارے تک وسیع علاقے میں جب عرب فتح یاب ہوئے تو یہاں کے باشندوں نے خراج دینا قبول کر لیا اور عرب واپس ہوگئے مگر وحشی اور جنگجو پہاڑی قبائل مستقل طور پر محکوم نہیں ہوئے تھے۔ چنانچہ عربوں کے واپس ہوتے ہی انہوں نے سرکشی کی اور خراج دینا بند کر دیا۔

ان باغی قبائل کی سرکوبی کے لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک صحابی حضرت عبید اللہ بن معمر کو روانہ کیا۔ حضرت عبید اللہ مدینہ کے رہنے والے اور بہت دولتمند تھے۔ حضرت عثمان نے 29ھ میں کو مکران کی مہم پر روانہ کیا۔ مکران پہنچ کر حضرت عبید اللہ نے نہ صرف باغیوں کی طاقت کو بالکل کچل ڈالا بلکہ دریائے سندھ تک وسیع علاقے پر قبضہ بھی کر لیا۔ اور اس طرح عربوں کا اقتدار مستقل ہو گیا۔[23]

15۔ حضرت حارث بن مرۃ عبدیؒ

حضرت حارث تابعی ہیں۔ ان کا تعلق بحرین کے قبیلہ عبد القیس کی شاخ ربیعہ سے ہے۔ ان کا شمار حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پر اعتماد ساتھیوں میں ہوتا تھا۔ جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدل فوج کے امیر مقرر تھے۔ 38ھ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اجازت لے کر مکران (بلوچستان) آکر قیقان اور گنداوہ، بلوچستان کا علاقہ فتح کیا۔[24] چونکہ آپ پر حضرت علی کو مکمل اعتماد تھا اس لیے متعدد فوجی مہمات میں اسلامی لشکر کا امیر بنایا گیا۔

16۔ حضرت تاغر بن دعرؒ

آپ رضی اللہ عنہ تابعی ہیں۔ خلیفہ چہارم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں آپ کی قیادت میں قلات (بلوچستان) پر اسلامی لشکر کا حملہ ہوا۔ مسلمانوں کے باآواز بلند اللہ اکبر کہنے سے اہل قلات خوف زدہ ہو کر کانپ اٹھے اور میدان جنگ چھوڑ کر پیچھے ہٹ گئے۔[25]

17۔ حضرت عباد بن ابو سفیانؒ

آپ رضی اللہ عنہ نے بھی بلوچستان میں منکرین اسلام کے خلاف جہاد کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ 44ھ میں سیستان کے راستے تشریف لائے، کچھی اور قندھار میں جہاد کیا۔

18۔ حضرت مہلب بن ابو صفرہ ازدریؒ

آپ فتح مکہ کے وقت پیدا ہوئے۔ آپ نے بھی میدان جنگ میں کفاروں کے خلاف علم جہاد بلند کیا۔ بلوچستان میں آپ کی بے شمار فتوحات ہیں۔ خاص طور پر مکران، قیقان (قلات) نال (بلوچستان) قندابیل (گنداوہ) کے جہاد میں حصہ لیا۔[26]

19۔ حضرت ابوالیمان معلیٰ بن راشد ہذلی بصریؒ

ابوالیمان بلوچستان کی مہمات میں لشکر اسلام میں شامل تھے۔ انہیں محمد اسحاق بھٹی نے تبع تابعین میں سے لکھا ہے لیکن محقق قول یہ ہے کہ وہ تابعی تھے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ قلات کی جنگ جس کی قیادت حضرت سنان بن سلمہ ہذلی کر رہے تھے، اس میں آپ شریک تھے۔[27]

20۔ حضرت یاسر بن سوار عبدی رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ اپنے بھائی حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ قلات (بلوچستان) کی جنگ میں شریک تھے۔ یہ جنگ 47ھ میں قلات میں لڑی گئی۔ اس میں اسلامی لشکر کو فتح نصیب ہوئی۔

21۔ حضرت عبداللہ بن سوار ہمام عبدی

حضرت عبداللہ بن سوار عبدی کا تعلق بنی مرّہ بن ہمام سے تھا۔ آپ صحابی رسول تھے۔ قیقان (قلات) میں آپ نے دو دفعہ جنگیں لڑیں۔ ان کی امارت میں قلات کے راجہ کو شکست ہوئی۔ شکست کھانے کے بعد حضرت عبداللہ بن سوار نے قلات میں دو دفعہ جنگیں لڑیں۔ ان کی امارت میں قلات کے راجہ کو شکست ہوئی۔ شکست کھانے کے بعد وہاں کے راجہ نے آپ کو کچھ تحائف پیش کیں جس میں ایک نایاب آئینہ بھی شامل تھا جس کے بارے میں ان کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد آدم کے لیے یہ آئینہ اتارا حضرت آدم علیہ السلام اپنی جس اولاد کو دیکھنا چاہتے تھے وہ جہاں اور جس حال میں ہوتی اس میں دیکھ لیتے تھے اس نادر اور قیمتی آئینہ کے ٹکڑے کو عبداللہ بن سوار نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیج دیا جو زندگی بھر ان کے پاس رہا۔ پھر اموی خلفاء میں منتقل ہوتا رہا اور بنو عباس نے اپنے دور میں بنوامیہ کے تمام سازو سامان کی طرح اس آئینہ پر بھی قبضہ کر لیا۔[28] آپ کے بارے میں ہے کہ آپ 47ھ میں واپس قلات آئے یہاں جہاد کیا اور جام شہادت نوش فرماگئے اور وہیں مدفون ہوئے۔[29]

22۔ حضرت سنان بن سلمہ ہذلی رضی اللہ عنہ

آپ 8ھ بمطابق 629ء میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے آپ کا نام رسول کریم ﷺ نے خود رکھا تھا۔ آپ صحابہ کرام میں سے ہیں۔ بلوچستان میں قلات کچھی اور خضدار کا علاقہ فتح کیا۔ حضرت سنان قصدار میں جس کا موجودہ نام خضدار ہے اور بلوچستان میں واقع ہے 53ھ (673ء) میں شہید ہوگئے۔[30]

23۔ حضرت منذر بن جارود عبدیؒ

ابن حجر نے اصابہ میں ان کا تذکرہ اصاغر صحابہ میں کیا ہے جن کو رسول اللہ ﷺ کی رویت کا شرف حاصل ہے۔[31] حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں قلات (بلوچستان) کی جنگ میں حصہ لیا۔ 42ھ میں حضرت امیر معاویہ کے دور حکومت میں آپ پھر قلات کی جنگ میں شامل ہوئے اور اسی اثناء میں آپ کا انتقال ہوگیا۔

24۔ حضرت سعید بن اسلم بن زرعہ کلابیؒ

آپ تابعی ہیں آپ کا تعلق کلابی قبیلہ ربیعہ بن کلاب سے ہے۔ آپ کا شمار قضاۃ اسلام میں ہوتا ہے۔ ان کے بارے میں ہے کہ امراء مکران میں اسلامی قوانین کے ماہرین میں سے تھے۔ حجاج بن یوسف کے دور میں 85ھ میں آپ کو مکران کا والی (گورنر) مقرر کیا گیا۔

25۔ حضرت کرز بن ابی کرز حارثی

آپ تابعین میں سے ہیں۔ جنگی میدان میں آپ کو کافی مہارت حاصل تھی۔ متعدد غزوات میں حصہ لیا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں 45ھ میں قلات (بلوچستان) مہم میں حصہ لیا اور میدان جنگ میں نمایاں کردار ادا کیا۔ آپ کی اس عظیم الشان فتحیابی کو دیکھ کر امیر معاویہ نے دوبارہ آپ کو قلات روانہ کیا۔ عبدالرحمن براہوئی کے بقول 45ھ میں ہونے والی جنگ قیقان (قلات) میں آپ شریک تھے۔[32]

26۔ حضرت مجاعہ بن سعر تمیمیؒ

حضرت مجاعہ کا تعلق قبیلہ مرّہ سے ہے۔ آپ تابعی ہیں۔ حضرت علی کے قریبی ساتھیوں میں سے تھے۔ مکران کے گورنر بھی رہے ہیں۔ امیر سندھ سعید بن اسلم کو جب علافیوں نے قتل کیا تو حجاج بن یوسف نے 79ھ میں علافیوں کی سرکوبی کے لیے مجاعہ کو ہندوستان کا امیر بنا کر بھیجا۔ حضرت مجاعہ بن سعر نے نہایت مستعدی اور بیدار مغزی سے ان حالات پر قابو پایا اور قندابیل (گنداوہ) کو فتح کیا۔ چچ نامہ کی روایت کے مطابق حجاج نے 75ھ میں مجاعہ بن سعر کو خراسان کے ساتھ قندابیل کا والی بنایا تھا۔ انہوں نے یہاں آکر شاندار کارنامے سرانجام دیئے ہیں۔ ان کا انتقال 79ھ یا 80ھ کو مکران میں ہوا۔[33]

27۔ حضرت سعد بن ہشام

حضرت سعد بن ہشام مشہور صحابی رسول حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چچازاد بھائی تھے۔ نہایت ثقہ راوی حدیث تھے۔ صحاح ستہ میں ان کی احادیث موجود ہیں۔ خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں بلوچستان کے علاقہ مکران میں جہاد کرتے ہوئے شہید ہوگئے تھے۔[34]

28۔ حضرت حری بن حری باہلیؒ

حضرت حری تابعی ہیں۔ مختلف علاقوں میں لشکر اسلام کے اتھ مل کر دشمنوں سے جنگیں لڑیں جس میں بلوچستان کا علاقہ بھی شامل تھا۔[35]

خلاصہ بحث

یہاں مختصراًان صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین اور تابعین کا ذکر کیا گیا جنہوں نے اپنی کوششوں سے اس خطے میں اسلام کی تعلیمات، اسلامی تہذیب وتمدن اور اسلامی طرز حیات کے فروغ میں جدوجہد کی۔ بلوچستان میں مسلمانوں کی آمد کی وجہ سے اگر اسے باب الاسلام کہا جائے تو کچھ غلط نہ ہوگا۔ کیونکہ پاکستان کو ایک وحدت مہیا کرنے والی اسلام ہے اور وحدت کا یہ ااہم رشتہ بلوچستان نے پاکستان کو مہیا کیا ہے۔ تاریخ میں سندھ کو باب الاسلام کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ گوکہ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلامی سیاست وثقافت کو سب سے پہلے سندھ میں ہی استحکام حاصل ہوا۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ باب الاسلام ہونے کا شرف حقیقت میں بلوچستان کو حاصل ہے۔ کہ 32ھ/346ء میں مکران ربیع بن زیاد کے ہاتھوں فتح ہوااور یہیں سے آگے بڑھ کر 44ھ/664ء میں خضدار پر قابض ہوئے۔ بعد میں محمد بن قاسم نے 712ء میں سندھ کو فتح کیا۔[36] اشاعت اسلام کے لیے کی جانے والی کوششوں کا یہ سلسلہ یہاں رک نہیں گیا بلکہ اس کے بعد بھی مختلف ادوار میں اس کی بنیادیں مستحکم کرنے کی کوشش ہوتی رہی ہیں جو آج تک جاری ہیں۔

References

1. Muhammd Idrees, Wadi e Sind ki Tehzeeb, Maktaba Nia Rahi, Karachi, 1959,p.245
2. Nadvi,Syed Sulaiman, Arab o Hind ke Tahaluqat, Maktaba Arifeen,Karachi,1975,p.11

3. Sunnan Al-Nasa'I,Kitab al Jihad, Bab Ghazwat al Hind,p.42/6
4. Ibid
5. Ibid,p.42-43/6
6. Ibid
7. Mubarakpuri,Qazi Athar, Khilafat-e-Rashida aur Hindustan, Tanzeem Fikr-o-Nazr, Sukkar,1986,p.81
8. Bukhari,Syed Mahmood Shah, Balochistan Zamana-e-Qadeem se Qiyam-e-Pakistan tak,p.58
9. Mubarakpuri,Qazi Athar, Khilafat-e-Rashida aur Hindustan,p.236
10. Dr.Abdur Rahman Brahui, Balochistan main Sahaba-e-Karam,Brahui Academy,Quetta,2003,p.21
11. Mubarakpuri,Qazi Athar, Khilafat-e-Rashida aur Hindustan,p.237
12. Mubarakpuri,Qazi Athar, Arab o Hind Ahed-e-Risalat main, Maktaba Arifeen,Karachi,p.197-98
13. Muhammad Ishaq Bhatti, Fuqha-e-Hind, p.1/5, Idara Saqafat-e-Islamia,Lahore,1974,p.1/5
14. Qaisrani,Muhammad Ashraf Shaheen,Balochistan Tareekh-o-Mazhab,Idara Tadrees Quetta,1994,p.276
15. Shahid Hussain Razzaqi,Ilm-e-Hadith main Pak-o-Hind ka Hissa, Idara Saqafat-e-Islamia,Lahore,1977,p.120
16. Muhammad Ishaq Bhatti, Fuqha-e-Hind, p.1/5
17. Mubarakpuri,Qazi Athar, Khilafat-e-Rashida aur Hindustan,p.274
18. Ibid,p.237-39
19. Ibid,p.260-61
20. Shahid Hussain Razzaqi,Ilm-e-Hadith main Pak-o-Hind ka Hissa, p.29
21. Muhammad Ishaq Bhatti, Fuqha-e-Hind, p.1/19
22. Qaisrani,Muhammad Ashraf Shaheen,Balochistan Tareekh-o-Mazhab, p.277
23. Mubarakpuri,Qazi Athar, Khilafat-e-Rashida aur Hindustan,p.29
24. Ibid,p.264
25. Muhammad Ishaq Bhatti, Fuqha-e-Hind, p.1/45
26. Qaisrani,Muhammad Ashraf Shaheen,Balochistan Tareekh-o-Mazhab, p.279
27. Bukhari,Syed Mahmood Shah, Balochistan Zamana-e-Qadeem se Qiyam-e-Pakistan tak,p.61
28. Mubarakpuri,Qazi Athar, Khilafat-e-Ummaya aur Hindustan,p.19
29. Brahui,Abdur Rahman, Balochistan main Sahaba-e-Karam,p.168
30. Brahui,Abdur Rahman, Balochistan main Arbon ki Futoohat aur un ki Hukoomaten,Zamarud Publications,Quetta,1990,p.159
31. Mubarakpuri,Qazi Athar, Khilafat-e-Ummaya aur Hindustan,p.262
32. Brahui,Abdur Rahman, Balochistan main Arbon ki Futoohat aur un ki Hukoomaten,p.153
33. Brahui,Abdur Rahman, Balochistan main Arbon ki Futoohat aur un ki Hukoomaten,p.182
34. Mubarakpuri,Qazi Athar, Khilafat-e-Ummaya aur Hindustan,p.269
35. Brahui,Abdur Rahman, Balochistan main Arbon ki Futoohat aur un ki Hukoomaten,p.158
36. Koasar,Inamul Haq, Sarwar-e-Konain ki Mehak Balochistan main,p.18

حوالہ جات

1۔ محمد ادریس، وادی سندھ کی تہذیب، مکتبہ نیاراہی، کراچی، 1959ء ص245

2۔ ندوی، سید سلیمان، عرب وہند کے تعلقات، مکتبہ عارفین، کراچی، 1975ء، ص11

3۔ نسائی، السنن، کتاب الجھاد، باب غزوۃ الھند، ص42/6

4۔ نسائی، السنن، کتاب الجھاد، باب غزوۃ الھند، ص42/6

5۔نسائی،السنن،کتاب الجہاد،باب غزوۃ الھند،ص42.43/6
6۔نسائی السنن،کتاب الجہاد،باب غزوۃ الھند،ص42/6
7۔مبارکپوری،قاضی اطہر،خلافت راشدہ اور ہندوستان،تنظیم فکر و نظر،سکھر،1986ء،ص81
8۔بخاری،محمود شاہ،سید،بلوچستان،زمانہ قدیم سے قیام پاکستان تک،ص58
9۔مبارکپوری،قاضی اطہر،خلافت راشدہ اور ہندوستان،ص236
10۔براہوئی،عبدالرحمن،ڈاکٹر،بلوچستان میں صحابہ کرام،براہوئی اکیڈمی کوئٹہ،2003ء،ص21
11۔مبارک پوری،خلافت راشدہ اور ہندوستان،ص237
12۔مبارک پوری،قاضی اطہر عرب وہند،عہد رسالت میں،مکتبہ عارفین،کراچی،س ن،ص197.198
13۔بھٹی،محمد اسحق،،فقہائے ہند،جلد اول،ادارہ ثقافت اسلامیہ،لاہور،1974ء ص5/1،
14۔قیصرانی،محمد اشرف شاہین،ڈاکٹر،بلوچستان تاریخ و مذہب،ادارہ تدریس کوئٹہ،1994ء،ص276
15۔رزاقی،شاہد حسین،علم حدیث میں پاک وہند کا حصہ،ادارہ ثقافت اسلامیہ،لاہور،1977ء،ص120
16۔بھٹی،محمد اسحق،فقہائے ہند،،ص5/1
17۔مبارک پوری،خلافت راشدہ اور ہندوستان،ص274
18۔مبارک پوری،خلافت راشدہ اور ہندوستان،ص237.239
19۔مبارک پوری،خلاف راشدہ اور ہندوستان،ص260.261
20۔بھٹی،محمد اسحق،علم حدیث میں پاک وہند کا حصہ،29
21۔بھٹی،محمد اسحق،فقہائے ہند،ص19/1
22۔قیصرانی،محمد اشرف شاہین،ڈاکٹر،بلوچستان تاریخ و مذہب،ص277
23۔مبارک پوری،خلافت راشدہ اور ہندوستان،ص29
24۔مبارک پوری،خلافت راشدہ اور ہندوستان،ص264
25۔بھٹی،محمد اسحق،فقہائے ہند،ص45/1
26۔قیصرانی،بلوچستان تاریخ و مذہب،ص279
27۔بخاری،سید محمود شاہ،بلوچستان،زمانہ قدیم سے قیام پاکستان تک،ص61
28۔مبارک پوری،خلافت امویہ اور ہندوستان،ص19
29۔براہوئی،عبدالرحمن،ڈاکٹر،بلوچستان میں صحابہ کرام،براہوئی اکیڈمی کوئٹہ،2003ء،ص168
30۔براہوئی،عبدالرحمن،ڈاکٹر،بلوچستان میں عربوں کی فتوحات اور ان کی حکومتیں،ص153
31۔مبارک پوری،خلافت بنوامیہ اور ہندوستان،ص262
32۔براہوئی،عبدالرحمن،ڈاکٹر،بلوچستان میں عربوں کی فتوحات اور ان کی حکومتیں،زمرد پبلی کیشنز کوئٹہ،1990ء،ص159

33۔ براہوئی، عبدالرحمن، ڈاکٹر، بلوچستان میں عربوں کی فتوحات اوران کی حکومتیں، ص182

34۔ مبارک پوری، خلافت بنوامیہ اور ہندوستان، ص269

35۔ براہوئی، عبدالرحمن، ڈاکٹر، بلوچستان میں عربوں کی فتوحات اوران کی حکومتیں، ص158

36۔ کوثر، انعام الحق، ڈاکٹر، سرور کونین ﷺ کی مہک بلوچستان میں، ص18